74999 ـ دو مقام پر مقتدی سے سورۃ فاتحہ ساقط ہو جاتی ہے

سوال

میں مسجد میں آؤں اور امام رکوع کی حالت میں ہو تو کیا امام کے ساتھ رکوع کرنے سے رکعت شمار ہو گی، حالانکہ میں نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی ؟
اور اگر میں رکوع سے قبل امام کے ساتھ ملوں اور کچھ دیر بعد امام رکوع میں چلا جائے لیکن میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھ سکوں تو مجھے کیا کرنا ہو گا، کیا میں سورۃ فاتحہ ادھوڑی چھوڑ کر امام کے ساتھ رکوع کروں یا کہ سورۃ فاتحہ مکمل کر کے رکوع کروں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

سوال نمبر (10995) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے کہ ہر نمازی کے حق میں چاہے امام ہو یا مقتدی یا منفرد جھری نماز ہو یا سری سورۃ فاتحہ کی قرآت رکن ہے.

اس کی دلیل صحیح بخاری کی درج ذیل حدیث ہے:

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جو سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز ہی نہیں ہوتی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (756).

دیکھیں: المجموع (3 / 283 ـ 285).

مقتدی کے لیے سورۃ فاتحہ کی قرآت دو مقام پر ساقط ہو جاتی ہے:

اول: رکوع پانے کی حالت میں:

یہ مسئلہ اختلافی ہے:

امام کو رکوع کی حالت میں پانے کی صورت میں مقتدی امام کے ساتھ رکوع کرے، تو اس کی یہ رکعت شمار ہو گی، چاہے اس نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی.

اس کی دلیل ابو بکرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی درج ذیل حدیث ہے:

ابو بکرہ رضی اللہ تعالی عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آئے تو وہ رکوع کی حالت میں تھے، چنانچہ ابو بکرہ صف میں داخل ہونے سے قبل ہی رکوع میں چلے گئے، اس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ تعالی تیری حرص اور زیادہ کرے، آئندہ ایسا نہ کرنا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (783).

وجہ دلالت:

اگر رکوع میں ملنے سے رکعت شمار نہ ہوتی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے یہ رکعت قضاء کرنے کا کہتے جس میں قرآت نہیں کی گئی تھی، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ منقول نہیں، جو اس بات کی دلیل ہے کہ جو امام کے ساتھ رکوع میں مل گیا اس کی رکعت ہو گئی.

دیکھیں: السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (230).

دوسری جگہ جہاں سورۃ فاتحہ کی قرآت ساقط ہو جاتی ہے:

اگر مقتدی امام کے رکوع میں جانے سے کچھ دیر قبل نماز میں ملے اور سورۃ فاتحہ کی قرآت مکمل نہ کر سکے، تو وہ امام کے ساتھ رکوع میں چلا جائے اور سورۃ فاتحہ مکمل نہ کرے تو اس کی یہ رکعت شمار ہو گی.

شیرازی رحمہ اللہ " المھذب " میں رقمطراز ہیں:

اگر مقتدی قیام میں آ کر ملے اور اسے خدشہ ہو کہ اس کی قرآت رہ جائیگی تو وہ دعائے استفتاح نہ پڑھے، بلکہ سورۃ فاتحہ پڑھنے میں مشغول ہو جائے، کیونکہ سورۃ فاتحہ فرض ہے اس لیے فرض چھوڑ کر نفل میں مشغول نہیں ہوا جا سکتا.

اور اگر اس نے ابھی سورۃ فاتحہ کا کچھ حصہ پڑھا اور امام رکوع میں چلا جائے تو اس میں دو قول ہیں:

پہلا:

قرآت چھوڑ کر رکوع میں چلا جائے، کیونکہ امام کی پیروی اور متابعت کی تاکید زیادہ ہے؛ اسی لیے اگر وہ امام کو رکوع کی حالت میں پائے تو سورۃ فاتحہ کی فرض کردہ قرآت ساقط ہو جائیگی.

دوسرا:

اس کے لیے سورۃ فاتحہ پڑھنی لازم ہے؛ کیونکہ جب اس نے کچھ قرآت کر لی ہے تو اسے مکمل کرنا لازم ہے " انتہی

دیکھیں: المجموع (4 / 109).

(لیکن یہ یاد رہے کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی اور پھر یہ رکن بھی ہے اس لیے ضرور پڑھنا ہو گی)

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

اگر میں رکوع سے کچھ دیر قبل نماز میں ملوں تو کیا سورۃ فاتحہ سے شروع کروں، یا کہ دعاء استفتاح (سبحانك اللہم و بحمدك الخ) پڑوں ؟

اور اگر سورۃ فاتحہ مکمل ہونے سے قبل ہی امام رکوع میں چلا جائے تو میں کیا کروں ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" دعائے استفتاح (سبحانك اللہم و بحمدك الخ یا اللہم باعد بینی) پڑھنی سنت ہے، اور صحیح قول کے مطابق مقتدی کے لیے سورۃ فاتحہ پڑھنا فرض ہے، جب آپ کو یہ خدشہ ہو کہ آپ کی سورۃ فاتحہ رہ جائیگی تو آپ اس سے ابتدا کریں، اور جب امام رکوع کرے تو مکمل ہونے سے قبل اس کے ساتھ رکوع کر لیں، تو اس صورت میں باقی ساقط ہو جائیگی، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" امام اتباع اور پیروی کے لیے بنایا گیا ہے، لہذا تم اس پر اختلاف نہ کرو، جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، اور جب وہ رکوع کے تم بھی رکوع کرو "

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (11 / 243 ـ 244).

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

جب نمازی جماعت میں ملے اور امام مغرب کی نماز میں سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی دوسری سورۃ پڑھا رہا ہو تو کیا مقتدی سورۃ فاتحہ کی قرآت کرے گا یا نہیں؛ اور جب امام قیام میں ہو اور مقتدی نے ابھی صرف رب العالمین ایك آیت

ہی پڑھی اور امام رکوع میں چلا گیا تو کیا مقتدی رکوع کرے یا کہ سورۃ فاتحہ مکمل کرے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" نماز میں سورۃ فاتحہ کی قرآت کے عمومی دلائل کی بنا پر جھری یا سری نمازوں میں امام اور مقتدی منفرد شخص پر سورۃ فاتحہ کی قرآت کرنی فرض ہے، جو شخص جماعت کے ساتھ آکر تکبیر کہے تو اس کے لیے سورۃ فاتحہ کی قرآت فرض ہے، اور اگر سورۃ فاتحہ مکمل کرنے سے قبل امام رکوع میں چلا گیا تو مقتدی بھی امام کے ساتھ رکوع میں چلا جائے کیونکہ امام کی متابعت واجب ہے، اور اس کی یہ رکعت ہو جائیگی، جیسا کہ رکوع میں ملے اور مکمل رکوع کرے تو امام کے ساتھ رکوع میں ملنے والے کی رکعت ہو جاتی ہے.

علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق سورۃ فاتحہ مکمل نہ کرسکنے کی عدم استطاعت کی بنا پر اس سے سورۃ فاتحہ ساقط ہو جائیگی، اس کی دلیل ابو بکرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی صحیح بخاری میں مشہور حدیث ہے. انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (6 / 378).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایك مقتدی تکبیر تحریمہ اور سورۃ فاتحہ کی قرآت کے بعد امام کے ساتھ ملا اور ابھی سورۃ فاتحہ شروع ہی کی تو امام رکوع میں چلا گیا، کیا مقتدی رکوع کرے، یا کہ سورۃ فاتحہ مکمل کرے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" جب مقتدی امام کے رکوع میں جانے کے وقت نماز میں شامل ہو اور سورۃ فاتحہ نہ پڑھ سکے، اگر اس کی ایك آیت رہتی ہو تو وہ اسے مکمل کر سکتا ہو تو یہ بہتر ہے، مکمل کر کے امام کے ساتھ رکوع میں مل جائے، اور اگر زیادہ رہتی ہو کہ اگر وہ سورۃ فاتحہ پڑھنا شروع کر دے تو امام کے ساتھ رکوع میں نہیں مل سکے گا، تو وہ امام کے ساتھ رکوع کرے اور سورۃ فاتحہ کو مکمل نہ کرے " انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (15 / 106).

مزید دیکھیں: الشرح الممتع (3 / 243 - 284).

واللہ اعلم .